دوسری رکعت میں پہلی رکعت سے زیادہ طویل قراءت کرنا

دارُالافتاءاھلسنّت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: FSD -9033 تاریخ: 10-08-2024

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ اگر کسی شخص نے فرض یا نفل نماز کی پہلی رکعت میں سورۂ کوثر اور دوسری رکعت میں سورۂ اخلاص کی قراءت کی، تو کیا اس کی نماز ہو جائے گی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

قوانین شریعت کے مطابق فرائض میں بالاتفاق اور اصح قول کے مطابق نوافل کی دوسری رکعت میں پہلی رکعت کی بنسبت تین یا اس سے زائد آیات کے ساتھ قراءت کرنا مکروہ تنزیہی ہے، البتہ اگر دوسری رکعت میں صرف ایک دو آیتیں زیادہ پڑھ دیں، تو بغیر کسی کراہت کے نماز ہو جائے گی، لہذا پوچھی گئی صورت میں اگر کسی نے فرض یا نفل کی پہلی رکعت میں سورۂ کوثر اور دوسری رکعت میں سورۂ اخلاص پڑھی، تو بلا کراہت نماز ہو جائے گی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ سورۂ کوثر کی آیات تین ہیں اور سورۂ اخلاص کی آیات چار ہیں، تو اب اوپر بیان کردہ اصول کی روشنی میں دیکھا جائے تو سورۂ اخلاص کی سورۂ کوثر سے صرف ایک آیت زیادہ ہے اور اصول کی روشنی میں ایک آیت کی معمولی سی طوالت کراہت کا باعث نہیں، لہذا صورتِ مذکورہ میں بلا کراہت نماز ہو جائے گی۔

پہلی رکعت کی بنسبت دوسری رکعت میں طویل قراءت صرف اسی صورت میں مکروہ ہے، جب

تین یا اس سے زائد آیات کے ساتھ ہو، اس سے کم میں کراہت نہیں، جیسا کہ علامہ محمد بن ابراہیم حلبی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 956ھ / 1049ء) لکھتے ہیں: ”اطالۃ الرکعۃ الثانیۃ علی الرکعۃ الأولی فمکروہ بالإجماع، لکن لا بمطلق الإطالۃ، بل ان کانت تلک الإطالۃ بثلاث آیات او بما فوقھا تکرہ وان کانت تلک الاطالۃ آیۃ او آیتین لا تکرہ“ ترجمہ: دوسری رکعت کو پہلی رکعت پر لمبا کرنا بالاجماع مکروہ ہے، لیکن مطلقاً لمبا کرنا، مکروہ نہیں، بلکہ کراہت کا حکم صرف اسی صورت میں ہے کہ اگر یہ (دوسری رکعت کو) لمبا کرنا تین یا اس سے زیادہ آیات کے ساتھ ہو۔ اور اگر دوسری رکعت میں (پہلی کی بنسبت) صرف ایک یا دو آیتیں زیادہ ہوں، تو پھر کراہت نہیں۔

(غنیۃ المتملی شرح منیۃ المصلی، جلد 2، صفحہ 165، مطبوعہ الجامعۃ الاسلامیہ)

تین آیات کے ساتھ مکروہ ہونے کی علت بیان کرتے ہوئے علامہ طَحْطاوی حنفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1231ھ / 1815ء) لکھتے ہیں: ”بثلاث آیات" انما قید بھا لانہ لا کراھۃ فیما دونھا لما ورد انہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی الفجر بالمعوذتین والثانیۃ اطول من الأولی بآیۃ وکراھۃ الاطالۃ بالثلاث فأکثر في غیر ما وردت بہ السنۃ تنزیھیۃ“ ترجمہ: تین آیات کی قید اس لیے لگائی کیونکہ تین آیات سے کم میں کوئی کراہت نہیں، اس روایت کی وجہ سے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز میں معوذتین (سورۃ الفلق، سورۃ الناس) پڑھی۔ اور (ان یعنی سورۃ الفلق، سورۃ الناس کو پڑھنے سے) دوسری رکعت پہلی رکعت پر ایک آیت کی وجہ سے لمبی ہوئی اور تین یا اس سے زیادہ آیات پڑھنے کے ساتھ طویل کرنے کی کراہت تنزیہی کا حکم ان روایات کے علاوہ ہے، جن کے متعلق حدیث وارد ہو چکی۔

(حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، صفحہ 351، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

اور کراہت سے مراد کراہت تنزیہی ہے، جیسا کہ تنویر الابصار مع درمختار میں ہے: ”(اطالۃ الثانیۃ علی الأولی یکرہ) تنزیھا (اجماعا ان بثلاث آیات)“ ترجمہ: دوسری رکعت کو پہلی رکعت کی بنسبت تین آیات کے ساتھ لمبا کرنا بالاجماع مکروہ تنزیہی ہے۔

(تنویر الابصار مع درمختار، جلد 2، صفحہ 322، مطبوعہ کوئٹہ)

فرائض اور نوافل اس معاملہ میں ایک ہی حکم رکھتے ہیں یعنی دوسری رکعت کی طویل قراءت سے کراہت کا حکم تین یا اس سے زائد آیات کے ساتھ ہے، اس سے کم پڑھنے سے کراہت کا حکم نہیں ہوگا، جیساکہ علامہ طحطاوی حنفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1231ھ/1815ء) لکھتے ہیں: ”یکرہ تطویل الرکعة الثانیة علی الرکعة الأولی بثلاث آیات فأکثر۔۔۔ في جمیع الصلوات الفرض بالاتفاق والنفل علی الأصح إلحاقا له بالفرض“ ترجمہ: دوسری رکعت کو پہلی رکعت پر تین آیات یا اس سے زیادہ کے ساتھ لمبا کرنا، مکروہ ہے۔ فرض نمازوں میں تو یہ مسئلہ بالاتفاق ہے اور اصح قول کے مطابق نفل میں بھی یہی حکم ہوگا، فرض والے حکم کے ساتھ ملاتے ہوئے (یعنی نفل نمازوں میں بھی تین آیات یا اس سے زائد کے ساتھ لمبا کرنا، مکروہ ہے۔)

(حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، صفحہ 350، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

یونہی علامہ ابنِ عابدین شامی دِمشقی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1252ھ/1836ء) نے "شرح منیۃ" کے حوالے سے لکھا: ”الاصح کراھة اطالة الثانیة علی الاولی فی النفل ایضا الحاقا له بالفرض“ ترجمہ: صحیح قول یہ ہے کہ دوسری رکعت کو پہلی رکعت پر لمبا کرنا نفل میں بھی اسی طرح مکروہ ہے فرض والے حکم کے ساتھ ملاتے ہوئے۔

(ردالمحتار، جلد 2، صفحہ 325، مطبوعہ کوئٹہ)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

04 صفر المظفر 1446ھ/10 اگست 2024ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے